P50/745
هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیاته و یزکیهم
اردو ترجمہ
حیات القلوب
جلد دوم
مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ
ترجمہ
مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

کہا کتنا قابل ہے خدا جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن باتوں سے آگاہ کر دیتا ہے جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہوا کرتی ہیں اور اُن باتوں سے بھی جو دلوں میں گزرتی ہیں اور آیتیں اس بارے میں نازل کر دیتا ہے تاکہ ہمیشہ اُن کو لوگ پڑھتے رہیں۔ تو آنحضرتؐ نے جناب عمار یاسرؓ کو اُن میں جل جانے کا حکم دیا کیونکہ وُہ کچھ ایسی باتیں کرتے ہیں کہ ممکن ہے کہ جل جائیں۔ وُہ اُن کے پاس آکر کہنے لگے کہ تم نے کیسی نامناسب باتیں کی ہیں جن کی خبر خدا نے تمہارے پیغمبرؐ کو دے دی۔ اُنہوں نے کہا ہم نے تو کوئی ایسی بات نہیں کی اور اگر کچھ کہا ہے تو مزاح اور کھیل میں کہا ہے اُس وقت خدا نے یہ آیتیں نازل فرمائیں:۔ يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُونَ ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝ (پ۱۰ آیت ۶۴، ۶۵ سورۃ توبہ) یعنی منافقین ڈرتے ہیں اس بات سے کہ کہیں مومنین پہ کوئی سورۃ قرآن کا نازل نہ ہو جائے جس سے مومنین کو اطلاع ہو جائے ان باتوں سے جو منافقوں کے دل میں ہے اے رسولؐ کہہ دو کہ تم مذاق اُڑاؤ بیشک خدا ظاہر کرنے والا ہے جو کچھ تم ظاہر کرنے سے ڈرتے ہو اور اے رسولؐ اگر تم اُن سے پوچھو کہ تم کیا کہتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم لوگ تو مسافروں کی سی گفتگو کرتے تھے اور آپس میں مذاق کرتے تھے اے رسولؐ تم اُن سے کہدو کہ کیا خدا اور رسولؐ اور خدا کی آیتوں کے ساتھ مذاق کرتے ہو۔ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ (پ۱۰ آیت ۶۶ سورۃ توبہ) معذرت مت کرو کیونکہ تمہارا عذر محض جھوٹ ہے۔ بیشک ایمان ظاہر کرنے کے بعد تم نے اظہار کفر کیا یا یہ کہ کافر ہو گئے ایمان لانے کے بعد۔ تم میں سے جو شخص توبہ کرے گا تو اگر ہم معاف کر دیں (تو ہمارا کرم ہے) ورنہ ہم اُن لوگوں پہ عذاب کرینگے جو گناہگار ہیں اور اپنے نفاق کو چھپاتے ہیں"۔ علی بن ابراہیم نے اس آیت کی تفسیر میں امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ یہ وُہ لوگ تھے جو خلوص سے ایمان لائے تھے مگر انہوں نے دین میں شک کیا اور منافق ہو گئے اور وُہ چار اشخاص تھے اور اُن میں ایک جس کے معاف کر دینے کا خدا نے وعدہ فرمایا مجتبر بن الحمیر تھا اُس نے اپنے گناہ کا اقرار کیا اور توبہ کی اور کہا یا رسولؐ اللہ میرے اس نام نے مجھے ہلاک کیا تو آنحضرتؐ نے اُس کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن رکھا۔ اُس نے دُعا کی کہ خداوندا مجھ کو ایسی جگہ شہادت عطا فرما کہ کوئی نہ جانے کہ میں کہاں ہوں۔ خدا نے اُس کی دُعا قبول فرمائی اور وُہ جنگِ مسیلمہ میں شہید ہوا اور کسیکو معلوم نہ ہوا کہ وُہ کہاں ہے۔ غرض وُہ تھا جس کو خدا نے معاف فرمایا۔ لیکن عیاشی نے بسندِ معتبر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ یہ آیتیں ابوبکر و عمر اور بنی اُمیہ کے دس اشخاص کے بارے میں نازل ہوئیں کیونکہ یہ بارہ اشخاص عقبۂ تبوک پر جمع ہوئے تھے تاکہ آنحضرتؐ کو ہلاک کر دیں۔ اُن کا خیال تھا کہ اگر لوگ ہم کو دیکھ لیں گے تو ہم کہہ دیں گے کہ ہم تو مذاق کر رہے تھے اور اگر کسی نے نہ دیکھا تو حضرتؐ کو ہلاک کر دیں گے۔ اُس وقت خدا نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ اور ایک گروہ کو معاف کر دینے سے مراد یہ ہے کہ امیرالمومنینؑ نے مصلحتہً دُنیا میں ابوبکر و عمر کو بحکم خدا معاف کر دیا اور اُن پر منبر پہ لعنت کی اور اُن دسوں اشخاص پہ بھی لعنت کی۔ جب آنحضرتؐ جنگِ تبوک سے واپس آئے مومنین صحابہ نے منافقین پہ اعتراض ... لگے تو انہوں نے قسم کھائی کہ ہم دینِ حق پہ ثابت قدم ہیں منافق نہیں ہوئے ہیں



تاکہ شائد مومنین اُن کی آزار رسانی سے باز آجائیں اور اُن سے راضی ہو جائیں تو خدا نے اُن کے جھوٹ کے بارے میں یہ آیتیں نازل کیں۔ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ (پ۱۱ آیت ۹۵، ۹۶ سورہ توبہ) یعنی اے رسولؐ یہ منافقین جب تم سفر سے واپس آؤ گے تو تم سے قسمیں کھائیں گے جبکہ تم اُن سے غصہ میں منہ پھیر لو گے تاکہ تم اُن سے درگزر کرو اور اُن سے راضی ہو جاؤ وُہ یقیناً نجس اور گندے ہیں اور اُن کی بازگشت جہنم ہے اُن کرتوت کے بدلے میں جو انہوں نے کئے ہیں۔ منافقین قسم کھاتے ہیں تاکہ تم اُن سے راضی ہو جاؤ۔ تو اے مومنو! اگر تم اُن سے راضی ہو بھی جاؤ تو خدا تو فاسقوں کے گروہ سے خوش نہیں ہو سکتا۔

تفسیر امام حسن عسکریؑ میں مذکور ہے کہ اُن منافقوں نے جو جنگ تبوک میں شریک تھے آنحضرتؐ کی ہلاکت کا ارادہ کیا اور اُن میں سے ایک گروہ نے جو مدینہ میں تھا حضرت علیؑ کو قتل کرنے کا قصد کیا اُس حسد کے سبب سے جو اُن پر آنحضرتؐ اور امیرالمومنینؑ کے برگزیدہ ہونے کے سبب سے غالب تھا چونکہ رسولؐ خدا مدینہ سے باہر نکلے تو امیرالمومنینؑ کو اپنا خلیفہ مدینہ میں قرار دیا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور کہا یا رسولؐ اللہ آپ کو خداوندِ اعلےٰ سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ یا آپ مدینہ سے باہر جائیں اور علیؑ کو مدینہ میں چھوڑیں یا خود مدینہ میں رہیں اور علیؑ کو باہر بھیجیں ان دونوں باتوں میں سے ایک کا اختیار کرنا ضروری ہے کیونکہ میں نے علیؑ کو برگزیدہ کیا ہے ان دو باتوں میں سے جن کی جلالت و بلندی مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا۔ جو شخص ان دونوں امور کی اطاعت کرے گا اُس کا ثواب میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔ غرض جب حضرتؐ نے مدینہ میں امیرالمومنینؑ کو اپنا خلیفہ بنایا اور جنگ تبوک کو روانہ ہوئے منافقوں نے اس بارے میں بہت باتیں کرنا شروع کیں کہ محمدؐ کے دل میں علیؑ کی طرف سے ملال پیدا ہو گیا ہے اس لئے اپنے ساتھ رکھنے سے کراہت کرتے ہیں اسی لئے اس سفر میں اپنے ساتھ نہیں لے گئے۔ یہ باتیں امیرالمومنینؑ کے لئے رنج و ملال کا باعث ہوئیں اور آپ آنحضرتؐ کے پیچھے روانہ ہوئے اور مدینہ کے قریب ہی اُن سے جا کر مل گئے۔ حضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ کیا سبب ہے کہ تم نے مدینہ سے حرکت کی۔ عرض کی یا رسولؐ اللہ لوگوں سے ایسی باتیں سُنیں جو برداشت نہیں ہو سکتیں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے علیؑ کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم میرے نزدیک ویسے ہی ہو جیسے موسٰےؑ کے نزدیک ہارونؑ تھے لیکن میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہو گا۔ یہ سُنکر امیرالمومنینؑ مدینہ واپس ہوئے۔ راستہ میں منافقوں نے امیرالمومنینؑ کے قتل کی تدبیر کی اور ایک گہرا گڑھا مثل کنوئیں کے کھودا تقریباً پچاس ہاتھ لانبا اور اُس کو بوریوں سے چھپا دیا اور اُس پر مٹی ڈال دی۔ اور وُہ گڑھا ایسے مقام پر کھودا تھا کہ حضرتؑ کا بلاشبہ اُسی طرف سے واپس آنا تھا۔ اور وُہ گڑھا نہایت گہرا کھودا تھا تاکہ حضرتؑ اپنے گھوڑے پہ سوار جب اُس میں گریں تو ضرور ہلاک ہو جائیں۔ اور اُس کے چاروں طرف بہت سے ڈھیلے پتھر رکھے تھے تاکہ جب حضرتؑ اُس میں گر جائیں تو وُہ سب اُس میں ڈال کر اُس کو پاٹ دیں۔ اور آپ کو اُن پتھروں میں پوشیدہ کر دیں۔ غرض جب حضرتؑ اُس مقام پر پہنچے آپ کے گھوڑے نے اپنی گردن پھرائی اور